سورة الانفال

آیات ٥٦ - ٦٤

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٥ ۖ ج
اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝٥٦ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي
الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝٥٧ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً
فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٨ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَبَقُوْا ۗ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝٥٩ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ
فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ
حَسْبَكَ اللّٰهُ ۗ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۗ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۗ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٦٣
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٤ ع

آیات ۵۵ - ۶۴ تا ۷۱

- **اسلامی ریاست کی خارجہ پالیسی** - (جو بد دیانت اور خائن قوم معاہدوں کی پاسداری نہیں کرتی اس کے ساتھ اسلامی ریاست کو بھی اسی طرح کا سلوک کرنا کرنا چاہیے اور تمام معاہدے منسوخ کر دینے چاہیے)
- **اسلامی ریاست کے لیے احکامِ صلح و جنگ** - (اگر دشمن صلح کی پیش کش کرے تو مسلمان اس سے انکار نہ کریں، اس اصول کو قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے)
- **اسلامی ریاست کی عسکری پالیسی** - (اسلام اپنی ریاست کو مضبوط اور مستحکم دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی لیے وہ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طاقت حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ کوئی قوت اسلامی ریاست کو تر نوالہ سمجھ کر مسلمانوں اور مسلمانوں کے مفادات کو نقصان نہ پہنچائیں)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۚ ۖ ﴿۵۵﴾

اِنَّ شَرَّ - بیشک بدترین

شَرّ - برائی، برا - شَرَّ اصل میں اَشَرّ تھا (سب سے برا) کثرت استعمال سے ہمزہ ساقط ہو گیا

الدَّوَآبِّ - جانور

دَبَّ - رینگنا، آہستہ چلنا

دَوَابّ ، دَابَّةٌ کی جمع (لغوی معنی، پاؤں دھرنے والے، رینگنے والے جانور - عرف عام میں تمام جانور)

عِنۡدَ اللّٰهِ - اللہ کے نزدیک

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا

فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ - پھر وہ ایمان نہیں لاتے ہیں

اَلَّذِيۡنَ عٰهَدْتَّ - وہ لوگ آپ نے معاہدہ کیا

عَاهَدَ يُعَاهِدُ ، مُعَاهَدَةً معاہدہ کرنا (III)

مِنۡهُمۡ - جن سے

اَلَّذِیۡنَ عٰهَدۡتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِیۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمۡ لَا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِی الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ یَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

ثُمَّ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ - پھر وہ توڑتے ہیں اپنے عہد کو

نَقَضَ یَنْقُضُ ، نَقْضًا توڑنا، مسمار کرنا

فِیۡ كُلِّ مَرَّةٍ - ہر بار

مَرَّہ – بار، مرتبہ

مَرّتٰ: دو بار

اِسْتَمْرَار: کئی بار

وَّ هُمۡ لَا یَتَّقُوۡنَ - اور وہ لوگ ڈرتے نہیں (عہد توڑنے سے)

فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ - تو اگر کبھی بھی آپ پائیں ان کو

ثَقِفَ یَثْقَفُ ، ثَقْفًا - پانا (وَجَدَ کے معنی میں)

نظر کی مہارت سے کسی چیز کا ادراک کر لینا

فِی الۡحَرۡبِ - جنگ میں

نظر کی مہارت و تیزی سے ہوشیار، ذہین اور مہذب ہونے کا مفہوم

فَشَرِّدۡ بِهِمۡ - تو آپ بھگائیں ان کے ذریعہ سے

شَرَّدَ یَشْرِّدُ ، تَشْرِیْدًا - ایسی سزا دینا جس کو دیکھ کر دوسرے بھاگ جائیں (II)
تتر بتر اور پراکندہ کرنا

مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ - اُن کو جو ان کے پیچھے ہیں

لَعَلَّهُمۡ یَذَّكَّرُوۡنَ - شاید وہ لوگ نصیحت حاصل کریں

إِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِندَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ اَلَّذِينَ عٰهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ
فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

بیشک سب جانداروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق کو ماننے سے انکار کردیا پھر وہ کسی طرح ایمان نہیں لاتے۔ (خصوصاً) ان میں سے وہ لوگ جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا پھر وہ ہر موقع پر اس کو توڑتے ہیں اور ذرا خدا کا خوف نہیں کرتے، پس اگر یہ لوگ تمہیں لڑائی میں مل جائیں تو ان کی ایسی خبر لو کہ ان کے بعد جو دُوسرے لوگ ایسی روش اختیار کرنے والے ہوں ان کے حواس باختہ ہو جائیں توقع ہے کہ کہ بدعہدوں کے اِس انجام سے وہ سبق لیں گے

Surely the worst moving creatures in the sight of Allah are those who definitively denied the truth and are therefore in no way prepared to accept it; (especially) those with whom you entered into a covenant and then they broke their covenant time after time, and who do not fear Allah. So if you meet them in war, make of them a fearsome example for those who follow them that they may he admonished.

محمد اقبال

ٱلَّذِينَ عَٰهَدتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهۡدَهُمۡ فِي كُلِّ مَرَّةٖ وَهُمۡ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾

معاہدوں کی خلاف ورزی

یہود کی عہد و پیمان شکن نفسیات

- یہاں قرآن مجید نے افراد اور گروہوں کی جانب سے معاہدوں کی خلاف ورزی پر مسلمانوں کی تربیت کی ہے
- نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے آتے ہی یہودیوں سے مذاکرات کیے اور نتیجتاً مدینہ کے تینوں یہودی قبائل (بنو نضیر، بنو قینقاع، اور بنو قریظہ) سے شہر کے مشترکہ دفاع کا معاہدہ کرلیا
- ظاہری طور پر اگرچہ یہودی اس معاہدے کے پابند تھے مگر خفیہ طور پر مسلمانوں کے خلاف سازشوں سے بھی باز نہیں آتے تھے۔ انھوں نے ہر مشکل مرحلے پر اس معاہدے کا پاس نہ کرتے ہوئے آپ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ ساز باز کی
- جب نبی کریم ﷺ نے ان کو اس حرکت پر ملامت کی تو انھوں نے جواب میں دھمکی دی کہ " ہم قریش نباشد، ہم لڑنے مرنے والے لوگ ہیں اور لڑنا جانتے ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں آؤگے تمھیں پتہ چلے گا کہ مرد کیسے ہوتے ہیں"
- مسلمانوں کی بطور تربیت یہ بتایا جارہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تئیس سال تک آفتاب نبوت کو چمکتا ہوا دیکھا مگر پھر بھی ایمان کی حرارت و تمازت سے متاثر نہ ہوئے، نہ دیکھتے ہیں، نہ سنتے ہیں اور نہ سوچتے ہیں، یہ عقل و شعور اور ایمان کی نعمتوں کے مقابلے میں کفر کی روش اختیار کرکے دنیا کی لذتوں پر ریجھ گئے ہیں۔ نہ وہ پہلے ایمان لائے، نہ آیندہ ایمان لانے والے ہیں

فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

عہد شکنوں سے نمٹنے کا حکم

- بد عہد قوم اگر کھل کر جنگ کریں تو انہیں ایسا سبق سکھاؤ کہ انہیں ان کی بد عہدی کا پتہ لگ جائے اور ان کے دست و بازو بننے والے ان کے حلیفوں کو عبرت حاصل ہو (ان کے محاذ کو تباہ اور تتر بتر کرنا)
- اسلامی اجتماعیت (ریاست) کے ذمہ داران اللہ تعالیٰ کے احکام کو نافذ کرنے والے ہوں
- یہ الٰہی حکم اسلامی نظام حیات کے مزاج کا پتہ دیتا ہے
- اسلام کے نام لیوا اچھی طرح جان لیں کہ اس دین کے لیے ہیبت اور رعب ضروری ہے، اس کے لیے قوت ضروری ہے۔اس کے لیے عظیم شان و شوکت لازمی ہے اور یہ ضروری ہے کہ ان طاغوتی قوتوں کو مرعوب کر دیا جائے تاکہ وہ اسلام کے پھیلاؤ کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں، اس لیے کہ اسلام پورے کرہ ارض پر انسانوں کی آزادی کا علمبردار ہے اور وہ انسان کو ہر طاغوتی قوت سے نجات دینا چاہتا ہے
- مرید ہندی

کاروبارِ خسروی یا راہبی　　کیا ہے آخر غایت دینِ نبی؟

- پیرِ رومی

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ　　مصلحت در دینِ عیسیٰ غار و کوہ

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٥٧﴾

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ

- ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت — وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
- وحدت کی حفاظت نہیں بے قوتِ بازو — آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خداداد
- اے مردِ خدا! تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل — جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
- مسکینی و محکومی و نومیدی جاوید — جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
- ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت — ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد !

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ۝٥٨ وَلَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا‌ ؕ اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ ۝٥٩

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ - اور اگر کبھی بھی آپ کو خوف ہو | خَافَ يَخَافُ ، خَوْفاً - خوف کھانا، ڈرنا

مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً - کسی قوم سے کسی خیانت کا (معاہدہ میں)

فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ - تو آپ پھینک دیں (معاہدہ کو) ان کی طرف | نَبَذَ يَنْبِذُ ، نَبْذًا - پھینکنا

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ | عَلٰى سَوَآءٍ - (ان کے) برابر کا قدم

لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ - نہیں پسند کرتا خیانت کرنے والوں کو | یہاں خیانت سے مراد عہد شکنی ہے

وَلَا يَحۡسَبَنَّ - اور ہرگز گمان نہ کریں | یہاں "ہرگز" کا ترجمہ نَّ (نون ثقیلہ) کی وجہ سے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

سَبَقُوۡا - (کہ) وہ لوگ بھاگ نکلے | سَبَقَ يَسْبِقُ ، سَبْقًا - پہل کرنا، بھاگ نکلنا

اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ - یقینا وہ عاجز نہیں کریں گے (ہم کو) | أَعْجَزَ يُعْجِزُ ، إِعْجَازًا - عاجز کرنا (IV)

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور اگر کبھی تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو اس کے معاہدے کو علانیہ اس کے آگے پھینک دو، یقیناً اللہ خائنوں کو پسند نہیں کرتا
منکرینِ حق اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ وہ بازی لے گئے، یقیناً وہ ہم کو ہرا نہیں سکتے

And if you fear treachery from any people (with whom you have a covenant) then publicly throw their covenant at them. Allah does not love the treacherous. Let not the deniers of the truth be deluded that they will gain any advantage. Surely, they, can never overcome Us!

محمد اقبال

وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنۡ قَوۡمٍ خِيَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَيۡهِمۡ عَلٰى سَوَآءٍ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡخَآئِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾

معاہدوں کی خلاف ورزی پر اسلامی ریاست کی پالیسی

- قرآن مجید نے اسلامی اجتماعیت کو درپیش ایک مقامی مسئلے کو زیرِ بحث لا کر آفاقی قوانین عطا کیے
- گذشتہ آیات میں انفرادی فعل کے طور پر معاہدے کی خلاف ورزی کا ذکر آچکا ہے۔ لیکن یہاں اس آیتِ کریمہ میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر مسئلے کا حل بتایا گیا ہے
- نبی اکرم ﷺ کو تمام مسلمانوں کو ہدایت کہ کسی قوم یا قبیلے کی طرف سے معاہدے کی خلاف ورزی کا **اندیشہ** ہو تو ایسی صورت میں آپ ان کے معاہدے کو علی الاعلان منسوخ (abrogate) کردیں، اس ضمن میں مسلمانوں پر کوئی یک طرفہ پابندی نہیں
- کفار معاشروں کی جانب سے خیانت کے **احتمال** پر اسلامی معاشرے کے قائدین کو عملی قدم اٹھانا چاہیے اور انھیں لازمی اقدام کرنے کیلئے کفار کی خیانت کاری کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔
- اس سے یہ حکم بھی کہ دشمن خواہ بدعہدی ہی کیوں نہ کرے، مسلمانوں کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں کہ وہ اطلاع دیئے بغیر اس قوم پر حملہ کریں، وہ پہلے معاہدہ توڑنے/منسوخ ہونے کا اعلان کریں
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس قوم سے کوئی صلح یا ترکِ جنگ کا معاہدہ ہو جائے تو چاہیے کہ ان کے خلاف نہ کوئی گرہ کھولیں اور نہ باندھیں۔ ((مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عُقْدَةً وَلَا يَشُدَّهَا حَتّٰى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ - مسند أحمد) مزید ..... وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ - اور تم لوگ تیار کر رکھو ان کے لیے

أَعَدَّ يُعِدُّ ، إعْدَادًا - تیاری کرنا (IV)

مَّا اسْتَطَعْتُمْ - اس کو جو تمہارے بس میں ہے

مِّنْ قُوَّةٍ - قوت میں سے

وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ - اور گھوڑوں کے تیار کرنے سے

خَيْل - گھوڑے (تفصیل اگلی سلائیڈ میں)

رَابَطَ يُرابِطُ ، رِبَاطًا و مُرابَطَةً - باہم ایک دوسرے سے ربط اور تعلق رکھنا، باہم تیار رہنا (III)

گھوڑے باندھنا (مہیا رکھنا) اور جنگ کے لیے تیار رہنا

رِبَاط - گھوڑے، گھوڑے باندھنے کی جگہ (چھاؤنی)

رِبَاطِ الْخَيل - جنگی تربیت اور اس مقصد کے لیے تیار کیے اور رکھے گئے گھوڑے

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ - تم دھاک بٹھاؤ اس سے

أَرْهَبَ يُرْهِبُ ، إرْهَابًا - ڈرانا، خوف زدہ کرنا (IV)

اردو: راہب، رہبان، رہبانیت

عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ - اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر

وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ - ان کے علاوہ میں سے

خیل

- خیل : ناز سے چلنے والا ، اترانے والا
- خیل : الخیال ۔ تصور، یا ایسی شبیہہ جو خواب یا آئینہ میں نظر آئے
- تخیل : تصور جو ذہن میں سوچا جاتا ہے چونکہ یہ ذاتی فضائل اور انا کے متعلق زیادہ ہوتے ہیں جو انسان میں تکبر پیدا کرتے ہیں
- اس لیئے الخیلاء کے معنی تکبر کے ہیں
- مختال : متکبر ۔
- خیل : رسالہ (گروہ) ، الخیل : گھوڑا ۔ عربوں کے نزدیک بڑائی کی علامت
- شمال اور شمال مغربی پاکستان میں لفظ خیل مختلف قوموں کے نام کے ساتھ لاحقے کے طور پر

اردو میں : خیال ، تخیل ، سرخیل

اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیۡكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۰﴾

لَا تَعۡلَمُوۡنَهُمۡ - تم نہیں جانتے ان کو

اَللّٰهُ يَعۡلَمُهُمۡ - اللہ جانتا ہے ان کو

وَ مَا تُنۡفِقُوۡا - اور جو تم خرچ کرو گے

مِنۡ شَیۡءٍ - کس چیز میں سے

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ میں

یُوَفَّ اِلَیۡكُمۡ - تو اس کو پورا پورا لوٹایا جائے گا تمہاری طرف

وَفَّى يُوَفِّي ، تَوْفِيَةً پورا پورا لوٹانا (II)

اردو: وفا، ایفاء، وفات، متوفی

وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ - اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے
والے گھوڑے اُن کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور
اپنے دشمنوں کو اور ان دُوسرے اعداء کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ
جانتا ہے اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹایا
جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا

Make ready for an encounter against them all the forces and well-readied horses you can muster that you may overawe the enemies of Allah and your own enemies and others besides them of whom you are unaware but of whom Allah is aware. Whatever you may spend in the cause of Allah shall be fully repaid to you, and you shall not be wronged.

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰

اسلام کی عسکری پالیسی

اسلام اور اسلامی ریاست کے اعداء کے مقابلے کے لیے قوت جمع رکھنے کا حکم

- مسلمانوں کو اسلام کی عسکری پالیسی کے حوالے سے ہدایت کہ وہ دینِ اسلام، اور اسلامی ریاست کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کیلئے جنگی وسائل تیار رکھیں اور اپنی عسکری قوت میں اضافہ کریں، تاکہ اہل اسلام کسی وقت بھی دشمنان اسلام کے اچانک حملے کا مقابلہ کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ کفار حملہ کرے اور مسلمانوں کے پاس ان کے مقابلہ کے لیے کوئی دفاعی قوت ہی نہ ہو (ایک باقاعدہ مستقل فوج (Standing army) اور اس کے تمام متعلقہ لوازمات تیار رکھے جائیں)
- " مِنْ قُوَّةٍ " کا عموم پہلے زمانے کے تیر و تلوار سے لے کر دور حاضر کے ٹینک، راکٹ، جہاز، میزائل اور بم وغیرہ سب شامل ہیں
- نبی اکرم ﷺ نے منبر پر خطبے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا" وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ ألا إنَّ القوَّةَ الرَّميُ – رواه مسلم و ابوداؤد) دشمنان اسلام کے لیے جو قوت تیار کر سکتے ہو کرو، سن لو کہ قوت تیر اندازی ہے، سن لو کہ قوت تیر اندازی ہے، سن لو کہ قوت تیر اندازی ہے
- حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دشمن اسلام پر تیر پھینکا خواہ وہ نشانے پر لگا یا نہ، بہر حال وہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔“ (ابن ماجه)

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد کے لیے گھوڑا پالا تو وہ جتنا چارہ کھاتا ہے یا پانی پیتا ہے اس کے ہر لقمہ اور گھونٹ پر اور جتنے قدم اٹھاتا ہے اس کے ہر قدم پر گھوڑا پالنے والے کو اجر ملتا ہے" (بخاری کتاب الجھاد باب)
- آج گھوڑوں کی جگہ ٹینک، توپ، بکتر بند گاڑیاں اور فائٹر ہوائی جہاز آ گئے ہیں اور تیر و تلوار کی جگہ رائفل، مارٹر میزائل اور بم آگئے ہیں، تو ضروری ہے کہ مسلمان جہاد کے لیے وہی اسلحہ تیار کریں جو کفار کے پاس ہے۔ اور اس کی غایت اس آیت کریمہ میں یہ بتائی گئی ہے کہ اللہ کے اور تمہارے دشمنوں پر تمہاری دھاک اور ہیبت قائم رہے کہ تمہیں نرم چارہ سمجھ کر وہ تم پر حملہ کرنے کی جرات نہ کریں
- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "گھوڑوں کی پیشانی سے تا قیامت خیر وابستہ کر دی گئی ہے اور وہ جہاد کا اجر یا مال غنیمت ہے" (بخاری کتاب الجھاد باب)
- یہاں اسلامی اجتماعیت (اسلامی ریاست) کی حفاظت کے لیے قوت مجتمع کرنے، اسلحہ خریدنے یا تیار کرنے، دیگر سامان حرب فراہم کرنے، گھوڑے تیار کرنے ہیں، ٹینک، جہاز، اور میزائل فراہم کرنے کے لیے سرمایہ درکار ہے ،اِن اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اجتماعیت کے افراد کو ترغیب بھی دلائی گئی ہے جو کوئی جتنا بھی اس سلسلے میں اللہ کے رستے میں خرچ کرے گا اس کو وعدے کے مطابق پورا پورا اجر دیا جائے گا اور کسی کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہوگی ۔اس سلسلے میں سورۃ البقرۃ کے پورے دو رکوع (۳۶ اور ۳۷) کے احکام اسی سلسلے میں ارشاد فرمائے گئے

وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠

- اسلامی نظامِ حیات کسی انسانی نظام کا علمبردار نہیں ہے، نہ کسی لیڈر کی حکومت کا قیام چاہتا ہے۔ نہ کسی طبقے کی نسلی گروہ اور فرقے کی حکومت چاہتا ہے
- اس کا نصب العین یہ نہیں ہے کہ وہ مزارعین کو غلام بنائے تاکہ وہ جاگیر داروں کی خدمت کریں جیسا کہ رومی تہذیب والوں کا مقصد تھا، اور اس کا مقصد یہ بھی نہیں ہے کہ دنیا پر قبضہ کرکے تمام دنیا کے خام مال پر قبضہ کیا جائے اور اپنی صنعتوں کو فیڈ کیا جائے جس طرح مغربی استعمال کا یہ مقصد تھا اور نہ وہ اس لیے اٹھا ہے کہ کسی علاقے میں کسی پارٹی کی ڈکٹیٹر شپ قائم کرکے دوسرے لوگوں کو مویشیوں کی طرح غلام بنا دے جیسا کہ نظام اشتراکیت میں تھا
- اسلام تو علیم و خبیر اور حکیم و بصیر خدا کے اقتدار اعلیٰ کے قیام کا علمبردار ہے۔ وہ اللہ کی حاکمیت کا قیام چاہتا ہے اور دنیا میں تمام انسانوں کو تمام غلامیوں سے نجات دینا چاہتا ہے اس طرح کہ کوئی بندہ کسی بندے کا غلام نہ ہو
- اسلام کوئی ایسا نظام نہیں ہے جس کا تعلق صرف عقائد و نظریات سے ہو، یا وہ کچھ مراسم عبودیت میں دخیل ہو اور آگے بس اس کا کام ختم ہو۔ بلکہ اسلام پوری زندگی کا ایک عملی نظام ہے اور وہ تمام دوسرے نظاموں کے مقابلے میں آکر کھڑا ہوتا ہے اور وہ ان تمام قوتوں سے برسرپیکار ہو جاتا ہے جو ان باطل نظموں کی پشت پر کھڑی ہوتی ہیں
- لہٰذا اس کے سوا اسلام کے لیے اور کوئی راستہ ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی راہ میں حائل ہونے والی تمام قوتوں کو ختم کر دے کیونکہ یہ قوتیں اسلام کی راہ روکتی ہیں اور اسے قائم ہونے نہیں دیتیں بلکہ یہ قوتیں، اسلام کے بالمقابل دوسرے نظام قائم کرتی ہیں۔

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝٦١ وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝٦٢

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ - اور اگر وہ لوگ مائل ہوں صلح کے لیے

جنَحَ يَجۡنَحُ ، جَنْحًا
جھکنا، مائل ہونا

فَاجۡنَحۡ لَهَا - تو آپ بھی مائل ہوں اس کے لیے

وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ - اور آپ بھروسہ رکھیں اللہ پر

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ - بیشک وہ ہی سننے والا ہے جاننے والا ہے

وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا - اور اگر وہ ارادہ کریں

أَرَادَ يُرِيْدُ ، إِرَادَةً - ارادہ کرنا (IV)

اَنۡ يَّخۡدَعُوۡكَ - کہ وہ دھوکہ دیں آپ کو

خَدَعَ يَخۡدَعُ ، خَدْعًا - دھوکہ دینا

فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ - تو بیشک کافی ہے آپ کو اللہ

حَسْب - ایک ایک ضرورت کے لیے کافی ہونا

هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ - وہ ، وہ ہے جس نے تقویت دی آپ کو

أَيَّدَ يُؤَيِّدُ ، تَأْيِيدًا - تائید کرنا، وقت دینا (II)

بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ - اپنی مدد کے ساتھ اور مومنین کے ساتھ

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنۡ يُّرِيۡدُوۡۤا اَنۡ
يَّخۡدَعُوۡكَ فَاِنَّ حَسۡبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِىۡۤ اَيَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِيۡنَۙ ﴿۶۲﴾

اور اے نبیؐ، اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لیے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو، یقیناً وہی سننے اور جاننے والا ہے

اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو تمہارے لیے اللہ کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مومنوں کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی

If they incline to peace, incline you as well to it, and trust in Allah. Surely He is All-Hearing. All-Knowing.

And should they seek to deceive you, Allah is sufficient for you. He it is Who strengthened you with His succour and the believers

وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَهَا وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ۝۶۱

اسلامی ریاست کے لیے احکامِ صلح وجنگ

- اجتماعی اصولِ عدل کا تقاضا ہے کہ اگر حریف نیک نیتی سے صلح کی پیشکش کرے تو اسے قبول کر لیا جائے اور اس کا استقبال کیا جائے۔ صلح کی اپیل اس شرط کے ساتھ قبول کرنا ضروری ہے کہ جب اس کے پردے میں دھوکا وفریب کا خطرہ نہ ہو (وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ...)
- اس سلسلے میں اچھی طرح تحقیق اور چھان پھٹک کر لینی چاہیے کہ دشمن کے عزائم کیا ہیں ؟(جیسے آج کل Intelligence information دستیاب ہوتی ہیں ان کی بنا پر ، شواہد اور قرائن کے بغیر، محض کفار کی جانب سے دھوکا وفریب کے احتمال کی بناء پر صلح کو ردّ نہیں کیا جانا چاہیئے۔
- جہاد فی سبیل اللہ کا مقصد دنیا سے فتنہ ختم کرنا اور اللہ کے دین اور اس کی حاکمیت کو غالب کرنا ہے۔ظاہر ہے یہ مقصد کفر کو ختم کیے یا مغلوب کیے بغیر ممکن نہیں لیکن یہ حیرانی کی بات ہے کہ اس کے باوجود مسلمانوں کو حکم کہ صلح کر لو اگر....
- قتال کا مقصد فساد فی الارض کے اسباب ختم کرنا ہے لیکن اگر صلح کے امکانات ہیں تو اس کی جانب بڑھا جائے، کیونکہ اس سے دعوت الی اللہ کے امکانات پیدا ہوتے ہیں اور اللہ کے دین کو پھیلانے کے اسباب پیدا ہوتے ہیں، اس بات کو بہتر انداز میں سمجھنا ہو تو صلح حدیبیہ پہ غور کرنا چاہیے جب ۲ سال میں اسلام عالم عرب میں پھیل گیا
- اللہ کا یہ حکم پورا کرتے ہوئے تمہیں اللہ پر بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ سارے معاملات کو دیکھ رہا ہے اور وہ تمہاری مدد کرنے والا ہے اگر تم اس کی اطاعت کروگے اور اس پر بھروسہ کروگے (جیسا کہ ابھی غزوۂ بدر میں ہوا)

وَ اَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ ؕ اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۶۳﴾

وَ اَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ - اور اس نے محبت پیدا کی ان کے دلوں کے مابین

أَلَّفَ يُؤَلِّفُ ، تَأْلِيْفًا ۔ الفت ڈالنا، محبت پیدا کرنا (II)

لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا - اگر آپ خرچ کرتے اس کو جو

أَنْفَقَ يُنْفِقُ ، إِنْفَاقًا ۔ خرچ کرنا (IV)

فِی الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا - زمین میں ہے سب کا سب

مَّاۤ اَلَّفۡتَ - تو نہ آپ محبت پیدا کر سکتے

بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ - ان کے دلوں کے مابین

وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ - اور لیکن اللہ نے

اَلَّفَ بَيۡنَهُمۡ - محبت پیدا کی ان کے مابین

اِنَّهٗ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ - بیشک وہ بالا دست ہے حکمت والا ہے

يَاَيُّهَا النَّبِىُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾

يَاَيُّهَا النَّبِىُّ - اے نبی کافی ہے

حَسْبُكَ اللّٰهُ - آپ کو اللہ

وَمَنِ اتَّبَعَكَ - اور ان کو جو آپ کی پیروی کرتے ہیں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ - مومنوں میں سے

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ
بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾

اور مومنوں کے دل ایک دُوسرے کے ساتھ جوڑ دیے تم روئے زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر ڈالتے تو اِن لوگوں کے دل نہ جوڑ سکتے تھے مگر وہ اللہ ہے جس نے ان لوگوں کے دل جوڑے، یقیناً وہ بڑا زبردست اور دانا ہے
اے نبیؐ، تمہارے لیے اور تمہارے پیرو اہلِ ایمان کے لیے تو بس اللہ کافی ہے

And joined their hearts. Had you given away all the riches of the earth you could not have joined their hearts, but it is Allah Who joined their hearts. Indeed He is All-Mighty. All-Wise.
O Prophet! Allah is sufficient for you and the believers who follow you.

محمد اقبال

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

باہمی الفت و محبت - اللہ کا ایک عظیم انعام و احسان

- اس سے پہلے سورہ آل عمران میں بھی اللہ نے باہمی الفت و محبت کو اپنی نعمت قرار دیا، وَاذْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاء فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىَ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا - اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ تم لوگ ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی تو اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی بن گئے،اور تم لوگ تو آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے جہاں سے اللہ نے تمہیں بچایا ہے۔

- یہاں اشارہ ہے اس بھائی چارے اور الفت و محبت کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والے اہل عرب کے درمیان پیدا کرکے ان کو ایک مضبوط جتھا بنادیا تھا، حالانکہ اس جتھے کے افراد ان مختلف قبیلوں سے بٹے ہوئے تھے جن کے درمیان صدیوں سے دشمنیاں چلی آرہی تھیں

- یہ دونوں قبیلے دو ہی سال پہلے تک ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے اور مشہور جنگ بعاث کو کچھ زیادہ دن نہیں گزرے تھے جس میں اوس نے خزرج کو اور خزرج نے اوس کو گویا صفحہ ہستی سے مٹا دینے کا تہیہ کرلیا تھا۔ایسی شدید عداوتوں کو دو تین سال کے اندر گہری دوستی و برادری میں تبدیل کردینا اور ان کو جوڑ کر ایسی ایک بنیان مرصوص بنادینا، یقیناً انسان کی طاقت سے بالا تر تھا اور دنیوی اسباب کی مدد سے یہ عظیم الشان کارنامہ کسی صورت انجام نہیں پا سکتا تھا۔

اللَّهُمَّ

اللَّهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلامِ ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَجَنِّبْنَا الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا ، وَأَبْصَارِنَا ، وَقُلُوبِنَا ، وَأَزْوَاجِنَا ، وَذُرِّيَّاتِنَا ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اضافی مواد

Reference Material

قرآنِ مجید میں عہد، وعدہ، قرار اور معاہدے کے لیے الفاظ

1. وَعْد ۔ وعدہ کرنا، جب کسی کو کوئی امید دلائی جائے، اگر یہ برے انجام سے متعلق ہو تو وعید کہلاتا ہے، یہ عموماً یک طرفہ ہوتا ہے

2. عَہِدَ ۔ کسی چیز کی نگہداشت کرنا، عہد ایسا اقرار جس کی حفاظت کی جائے، اسے پورا کرنے کا خیال رکھا جائے - یہ دو طرفہ بھی ہو سکتا ہے اور مشروط بھی

3. مِیْثاق - (وثاق ۔ وہ رسی جس سے کسی چیز کو باندھا جائے) وہ عہد و پیمان یا اقرار جسے مؤکد کیا گیا ہو یا ضبطِ تحریر میں لا کر فریقین کو پابند کیا گیا ہو

4. عُقُود ۔ عقد کے معنی گرہ لگانا، عُقْدَہ گانٹھ یا گرہ

معاہد کو ایسا مضبوط کرنا جیسے گانٹھ لگا دی گئی ہو، عقد میثاق سے زیادہ مضبوط ہونے پر دلالت کرتا ہے

اسلام میں معاہدوں کی اہمیت

- یہ بات مسلمہ ہے کہ انسانی سماج معاہدات کا مجموعہ ہے، ہر انسان کسی نہ کسی طرح دوسرے انسانوں سے کسی نہ کسی معاہدے میں جڑا ہوا ہے۔ انتظامی نظم و نسق میں اہم اور بنیادی چیز انسانوں کے درمیان سماجی معاہدات ہیں جن کے بغیر انسانی معاشرے میں ظم و نسق قائم نہیں ہو سکتا
- معاہدوں کی پاسداری معاشرے کی روح اور بقائے باہمی کی بنیاد ہے اس لیے اسلام میں معاہدوں کی پاسداری کی غیر معمولی اہمیت ہے بلکہ اسلام نے اس کو ایمان اور عبادات کے درجے میں رکھا ہے، قرآنِ مجید کی سورۃ المائدہ، سورۃ المیثاق بھی کہلاتی ہیں اس بناپر کہ اس میں عقود کے پورا کرنے کے احکامات آئے ہیں
- قرآن میں ارشاد ہوا وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا – (بنی اسرائیل: 34) "اور عہد کی پابندی کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے بازپرس ہوگی"
- اللہ سے کیے گئے عہد پورے نہ کرنے پر سابقہ امتوں کی قرآن میں سخت تنکیر کی گئی ہے، ان پر لگائی گئی چارج شیٹ میں ان کی یہ بد عہدی خاص طور پر نمایاں کی گئی ہے، قرآن مجید میں مسلمانوں کو ان کے عہد سے پہلے انہیں پچھلی قوموں کے عہد و میثاق سے آگاہی دی گئی کہ اللہ سے کیے گئے عہد کے کیا تقاضے ہیں؟
- نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے : لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ، وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ - اس کا ایمان نہیں جس کو امانت کا پاس نہیں۔ اور جو عہد کی پاسداری نہیں کرتا، اس کا کوئی دین نہیں

اسلام میں معاہدوں کی اہمیت

- وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا. اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ۔ (النحل: 91) اور اگر تم نے اللہ سے کوئی عہد کیا ہو تو اسے پورا کرو اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو جبکہ تم اپنے (قول و قرار) پر اللہ کو ضامن بنا چکے ہو جو تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب جانتا ہے
- وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد پورا کرنے والا کون ہے۔ عہد کا پورا کرنا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں اس صفت کو جلوہ گر دیکھنا چاہتا ہے
- وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا، اور عہد کو پورا کرو عہد کے بارے میں (اللہ کے یہاں) ضرور بازپُرس ہوگی (۱۷/۳۴)
- وَٱلَّذِينَ هُمْ لِأَمَٰنَٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَٰعُونَ، اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں (۸/۲۳)
- عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا خَطَبَنَا نَبِيُّ اللَّهِ إِلاَّ قَالَ: لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ، وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ – امام أحمد والبيهقي
- انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ بنی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ کہے بغیر کبھی خطاب نہیں کیا کہ جس میں امانت نہیں اسکا کوئی ایمان نہیں اور جس میں عہد نہیں اسکا دین نہیں

اسلام میں معاہدوں کی اہمیت

اسلام میں ایفائے عہد اور معاہدوں کی پاسداری کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟

- اسلام دنیا کو رہنمائی میسر کرنے والا دین بننے جارہا تھا یہ بہت اہم تھا کہ اسکے ماننے والوں کو عہد و پیمان کی پابندیوں کا خوگر بنایا جاتا کہ وہ کبھی حق سے انحراف نہ کریں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک بڑی ذمہ داری دینے والا ہے اس نازک ذمہ داری کا تقاضا تھا کہ وہ اللہ سے کیے ہوئے اس عہد و پیمان کی حفاظت کریں جس کو سابقہ امت (بنی اسرائیل) نے بری طرح پامال کیا اور اس پر قرانِ کریم میں ان کی شدید مذمت کی گئ

انسان جن معاہدوں/عقود میں بندھا ہے

1. انسان کا اللہ تعالیٰ سے عہد - (بندگی اور اطاعت کا عہد، حلال و حرام کی پابندی کا عہد، انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کو سب سے بڑا ماننے کا عہد...)
2. انسان کا اپنے آپ سے عہد - اپنے نفس کے ساتھ عہد، اپنے اوپر کوئی چیز لازم کر لینے کا عہد یا کسی عبادت اور کارِ خیر کی نذر مان لینا....
3. انسان کا دوسرے انسانوں سے عہد - باہمی لین دین میں عہد، معاملات میں معاہدے (زبانی یا تحریری)، گروہوں قوموں ملکوں کے درمیان معاہدے

اس میں شادي بیاہ، تجارت، کاروبارِ حکومت، حکومتی اداروں میں عہدے اور مناصب، بطور شہری کے ذمہ داریاں، اخلاقی حدود و قیود کی پابندیاں سب شامل

The Charter of Medina - میثاق مدینہ

- اس میثاق کو دُستورُ المدینہ، صحیفۃ النبی، صحیفۃ المدینہ، پیمان مدینہ اور مدینے کا آئین جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے، ڈاکٹر حمید اللہ اسے دنیا کا پہلا تحریری آئین قرار دیا ہے
- معاہدے کے وقت (622 C.E) مدینہ کی آبادی تقریباً 10ہزار تھی، ان میں تقریباً 15 فیصد مہاجر مسلمان تھے اور باقی کی آبادی یہودیوں اور مشرکوں کے درمیان برابر سے تقسیم تھی۔وہاں کوئی عام قوانین نہیں تھے اور نہ ہی کوئی مرکزی کمان تھی۔ہر قبیلہ اپنی رسم ورواج کے مطابق معاملات کو حل کیا کرتا تھا۔
- نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں موجود تمام فریقوں کے ساتھ مشاورت کرکے ایک کنفڈریشن کی بنیاد پر مدینہ میں ایک شہر کی ریاست کے قیام کا فیصلہ کیا۔
- اس میں شامل تمام اکائیوں (stake holders) کے لئے ایک حد تک خود مختاری اور عام قوائد اور ایسے قوانین جو شہریوں کے درمیان اتحاد قائم کریں ضروری تھے۔
- اس دستاویز نے انصاف، رواداری، امن اور آزادی بشمول مذہب کی آزدی اور بقائے باہمی کے اصول کے تعلق سے ہر فرد اور طبقے کی ضروریات اور چیلنجز کو پورا کیا، اس معاہدے نے سماجی تحفظ کے تصور کو بھی متعارف کرایا
- اس میثاق میں 53 دفعات شامل تھیں، پہلے 23 دفعات مہاجرین اور انصار کے متعلق ہیں۔ باقی حصہ یہودی قبائل کے حقوق وفرائض سے متعلق تھا

میثاق مدینہ کی نمایاں خصوصیات

- اس میثاق میں وہ تمام خصوصات پائی جاتی ہیں جو ایک مثالی آئین میں ہونی چاہئیں، جن میں سے چند یہ ہیں

1. اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ - (Sovereignty of Almighty Allah)
2. رسول اللہ کی حاکمیت - (State Authority of the Holy Prophet)
3. تحریری دستور - (Written Constitution)
4. مستقل آئینی اساس - (Permanent Constitutional Foundation)
5. تقسیم اختیارات کا تصور- (Devolution of Powers)
6. متوازن دستور - (Balanced Constitution)
7. مملکت کی اخلاقی اساس - (Moral Foundation of State)
8. آئینی طبقات کا تصور- (Concept of Constitutional Communities)
9. سیاسی وحدت کا تصور (تصور مملکت) - (Concept of Political Unity)
10. امت مسلمہ کا تصور- (Concept of Muslim Ummah)

میثاق مدینہ کی نمایاں خصوصیات

11. قانون کی حکمرانی اور نظام کی بالا دستی - (Rule of Law)

12. مقامی رسوم و قوانین کا احترام - (Respect of Local Customs & Law)

13. معاشی کفالت کا تصور - (Concept of Economic Support)

14. دفاعی معاہدہ - (Defence Pact)

15. بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت - (Guarantee of Fundamental Human Rights)

16. مذہبی آزادی کا تحفظ - (Protection of Religious Freedom)

17. اقلیتوں کا تحفظ - (Moral Foundation of State)

18. خواتین کے حقوق کا تحفظ - (Protection of Women's Rights)

19. مخالفین کی سازشوں کا تدارک - (Eradication of Opponents' Conspiracies)

20. مدینہ کا دارالامن قرار دیا جانا - (Madina was Declared Sanctuary)

میثاق مدینہ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

1. یہ تحریری معاہدہ اللہ تعالیٰ کے نبی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قریش و یثرب کے ان لوگوں کے مابین ہے جو مومن ہیں، اطاعت گزار ہیں، جو ان کے تابع ہیں، جو ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیں
2. یہ سب مسلمان دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک علیحدہ سیاسی وحدت ہیں۔
3. قریشی مہاجر اسلام سے پہلے دستور کے مطابق خون بہا ادا کریں گے اور اپنے قیدیوں کا فدیہ ادا کیا کریں گے تاکہ مومنون کا باہمی برتاؤ نیکی اور انصاف پر مبنی ہو۔
4. بنی عوف کے لوگ اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کریں گے اور اپنے قیدیوں کا فدیہ ادا کر کے انہیں رہائی دلائیں گے تاکہ مومنوں کا برتاؤ آپس میں نیکی اور انصاف کی بنیاد پر مستحکم ہو۔
5. بنی حارث اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کرنے اور اپنے قیدیوں کا فدیہ ادا کرنے کے پابند ہوں گے تاکہ اہل ایمان کے باہمی تعلقات نیکی اور انصاف کے مطابق استوار ہوں۔
6. بنو ساعد اپنے دستور کے مطابق خون بہا کی ادائیگی اپنے گروہ کے قیدیوں کا فدیہ دے کر رہائی دلوانے کے ذمہ دار ہوں گے تاکہ مومنوں کے تعلقات نیکی اور انصاف کی بنیاد پر قائم ہوں۔

میثاق مدینہ

7. بنو حشم اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کریں گے اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دے کر آزاد کرائیں گے تاکہ مسلمانوں میں نیکی اور انصاف کی بنیاد پر خیر سگالی اور خیر خواہی کی فضا قائم ہو۔

8. بنو نجار اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کریں گے اور اپنے قیدیوں کی رہائی کے لئے فدیہ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے تاکہ اہل ایمان کے باہمی روابط بھلائی اور انصاف کی بنیاد پر مضبوط ہوں۔

9. بنو نبیت اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کرنے اور اپنے گروہ کے قیدیوں کا فدیہ ادا کرکے رہائی دلانے کے ذمہ دار ہوں گے تاکہ اہل ایمان کا باہمی میل جول بھلائی اور انصاف کا آئینہ دار ہو۔

10. بنو اوس اپنے دستور کے مطابق خون بہا ادا کریں گے اور اپنے قیدیوں کا فدیہ ادا کرکے رہائی دلائیں گے۔

11. اہل ایمان میں سے کوئی شخص مفلس ہے یا قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے تو اس کے ساتھی ایسے شخص کو لازمی امداد دیں گے تاکہ اس کے حق کا خون بہا یا فدیہ بخوبی ادا ہو سکے۔

12. کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی اجازت کے بغیر اس کے مولیٰ (معاہداتی بھائی) سے معاہدہ نہیں کرے گا۔

13. اہل تقویٰ اور اہل ایمان متحد ہو کر اس شخص کی مخالفت کریں گے جو سرکشی، ظلم، زیادتی اور گناہ کا مرتکب ہو۔ ایسے شخص کے خلاف تمام اہل ایمان کے ہاتھ ایک ساتھ اٹھیں گے، خواہ وہ ان میں سے کسی کا بیٹا ہو۔

میثاق مدینہ

14. کوئی مومن کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کرے گا اور نہ کسی کے خلاف کسی کافر کو امداد دی جائے گی۔

15. اللہ تعالیٰ کا ذمہ و عہد ایک ہی ہے۔اہل اسلام کا ایک معمولی درجے کا فرد بھی کسی شخص کو پناہ دے کر سب پر پابندی عائد کر سکے گا۔اہل ایمان دوسروں کے مقابلے میں آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

16. یہودیوں میں سے جو اس معاہدے میں شریک ہوں گے ،انہیں برابر کی حیثیت حاصل ہو گی۔ایسے لوگوں پر ظلم ہو گا اور نہ ان کے خلاف کسی کو مدد دی جائے گی۔

17. اہل اسلام کی صلح ایک ہی ہو گی۔اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کے موقع پر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو چھوڑ کر دشمن سے صلح نہیں کرے گا اور یہ صلح سب مسلمانوں کے لئے برابر اور یکساں ہونی چاہیئے۔

18. وہ تمام گروہ جو ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیں گے باری باری انہیں آرام کا موقع دیا جائے گا۔

19. مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو جانی نقصان اٹھانا پڑے اس کا بدلہ وہ سب مل کر لیں گے۔

20. بلاشبہ متقی مومن سب سے اچھے اور سب سے سیدھے راستے پر ہیں۔

21. اس معاہدے میں شریک کوئی مسلمان ،مشرک قریش کے مال وجان کو پناہ نہیں دے گا اور اس سلسلے میں وہ کسی مسلمان کی راہ میں رکاوٹ نہیں کھڑی کرے گا۔

22. جو شخص کسی مومن کو قتل کرے گا اس کا ثبوت ملنے پر اس سے قصاص لیا جائے گا۔ہاں اگر مقتول کا وارث خون بہا لینے پر راضی ہو جائے تو قاتل قصاص سے بچ سکتا ہے۔تمام اہل ایمان پر لازم ہو گا کہ وہ مقتول کے قصاص کے لئے اٹھ کھڑے ہوں ۔اس کے سوا ان کے لئے کوئی صورت جائز نہیں ہو گی

میثاق مدینہ

.23 کسی ایسے مسلمان کیلئے جو اس عہد نامے کو تسلیم کر چکا ہے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے جائز نہ ہوگا کہ وہ ایسے شخص کو پناہ دے جو نئی بات نکالنے والا اور فتنہ انگیزی کرنے والا ہو۔جو ایسے شخص کی حمایت کرے گا یا اسے پناہ دے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی لعنت اور غضب سے نہیں بچے گا۔

.24 اس عہد نامے کی پابندی کرنے والے لوگوں کے درمیان جب کسی معاملے میں اختلاف پیدا ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف رجوع کریں گے۔

.25 یہودی مسلمانوں کے ساتھ مل کر جب تک جنگ کرتے رہیں گے تو وہ اپنے حصے کے جنگی اخراجات بھی خود ہی برداشت کریں گے۔

.26 بنی عوف کے یہودی، مسلمانوں کے ساتھ ایک سیاسی وحدت تصور ہوں گے۔یہودی اپنے دین پر رہنے کے مجاز ہیں اور مسلمان اپنے دین پر ۔

.27 بنو نجار کے یہودیوں کے بھی وہی حقوق ہوں گے جو بنی عوف کے یہودیوں کے ہیں۔

.28 بنو حارث کے یہودیوں کے حقوق بھی وہی ہوں گے جو بنو عوف کے یہودیوں کے ہیں ۔

.29 بنو ساعدہ کے یہودیوں کے حقوق بھی وہی ہوں گے جو بنو عوف کے یہودیوں کے ہیں ۔

.30 بنو حشم کے یہودیوں کے حقوق بھی وہی ہوں گے جو بنو عوف کے یہودیوں کے ہیں۔

میثاق مدینہ

.31 بنو اوس کے یہودیوں کے حقوق بھی وہی ہوں گے جو بنو عوف کے یہودیوں کے ہیں۔

.32 بنو ثعلبہ کے یہودی بھی انہی حقوق کے مستحق ہوں گے جن کے بنو عوف کے یہودی ہیں، مگر جو ظلم اور جرم کا ارتکاب کرے گا اس کی مصیبت اور اس کا وبال اس کی ذات اور اس کے گھرانے پر ہو گا۔

.33 جعفنہ ،بنی ثعلبہ کی شاخ ہیں۔لہٰذا جعفنہ کے یہودیوں کے حقوق بنو ثعلبہ کے یہودیوں کے حقوق کے برابر ہوں گے۔

.34 وفا شعاری کے صورت میں یہودی بنی شطیبہ کے حقوق وہی ہوں گے جو یہودی بنی عوف کے ہیں۔

.35 بنو ثعلبہ کے موالی کے حقوق وہی ہوں گے جو اصل کے ہیں۔

.36 یہودیوں کے تمام موالی کے وہی حقوق ہوں گے جو اصل کے ہیں ۔

.37 معاہدے کا کوئی فریق بھی حضرت محمد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت کے بغیر کسی سے جنگ کرنے یا جنگ کے ارادے سے نکلنے کا مجاز نہیں۔

.38 زخم کا بدلہ لینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔خونریزی کے مرتکب کی ذمہ داری اسکی ذات اور اس کے گھر پر عائد ہو گی۔ مظلوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہیں۔

.39 یہودی اپنے خرچ کے ذمہ دار ہوں گے مسلمان اپنے خرچ کے ذمہ دار ہوں گے۔

.40 اس معاہدے کے شریک کسی فریق کے خلاف اگر کوئی جنگ کرے گا تو تمام شرکاء ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔آپس میں مشورہ کریں گے۔ایک دوسرے کی خیر خواہی اور وفا شعاری کا رویہ اختیار کریں گے اور عہد شکنی سے اجتناب کریں گے۔

میثاق مدینہ

.41 کسی شخص کو حلیف کی بد عملی کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جائے گا، مظلوم کی ہر حالت میں مدد کی جائے گی۔

.42 یہودی جب تک مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرتے رہیں گے وہ جنگ کے اپنے مصارف خود برداشت کریں گے۔

.43 معاہدے میں شریک تمام فریقوں کے لئے یثرب کا میدان مقدس و محترم ہو گا۔

.44 پناہ حاصل کرنے والے کے ساتھ وہی برتاؤ ہو گا جو پناہ دینے والے کے ساتھ ہو رہا ہو۔نہ اسے نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ وہ عہد شکنی کرے گا۔

.45 کسی عورت کو اس کے خاندان والوں کی اجازت کے بغیر پناہ نہیں دی جائے گی۔

.46 اس معاہدے میں شریک افراد یا گروہوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے جس سے فتنہ فساد کا اندیشہ ہو تو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف رجوع کیا جائے گا۔عہد نامے کی اس دستاویز میں جو کچھ درج ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ پوری احتیاط اور وفاشعاری کے ساتھ اس کی پابندی کی جائے۔

.47 نہ قریش کو پناہ دی جائے گی اور نہ ان کے کسی معاون کو۔

.48 یثرب پر حملے کی صورت میں معاہدے کے شرکاء یعنی مسلمانوں اور یہودیوں پر لازم ہو گا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد کریں۔

.49 اگر یہودیوں کو صلح کر لینے اور اس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی تو وہ اسے قبول کر لیں گے۔اسی طرح اگر یہودی مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دیں گے تو اسے قبول کرنا بھی ان پر لازم ہو گا۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی مخالفت میں جنگ کرے گا تو اس سے صلح نہیں کی جائے گی۔

میثاق مدینہ

.50 معاہدے میں شریک ہر شخص اور ہر گروہ پر یثرب کے اسی حصے کی ذمہ داری ہوگی جو اس کے سامنے بالمقابل ہوگا۔

.51 اوس کے یہودیوں کو خواہ وہ موالی ہوں وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اس معاہدے کو قبول کرنے والوں کو حاصل ہیں۔

.52 یہ عہد نامہ کسی ظالم اور خطاکار کو نہیں بچاسکے گا اور جو کوئی یہاں سے نکلے گا وہ مامون ہوگا اور جو یہاں رہے گا وہ بھی مامون ہوگا سوائے اس کے جو ظلم اور گناہ کرے گا۔

میثاق مدینہ کے ثمرات

- میثاق مدینہ کی بنیاد ایک دفاعی معاہدے کی تھی لیکن یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ یہ دنیا کی تاریخ ساز اور انقلاب انگیز دستاویز تھی۔ جس کے نتیجے میں ایک بے مثال نظریاتی اور فلاحی ریاست وجود میں آئی
- اس دستاویز میں ریاست کی بنیادی حکمت عملی (پالیسی) شہریوں کے حقوق و فرائض، ریاست کے دفاع و استحکام کے لائحہ عمل، خارجہ حکمت عملی (پالیسی) کے اصول و ضوابط اور ریاست کے وفاق میں شامل ہونے والی مختلف یونٹوں (اکائیوں) کے حدود کار تفصیل سے بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- جب یہ معاہدہ ہوا تو اس کی عملداری کا رقبہ محض ڈیڑھ سو مربع کلو میٹر پر محیط تھا لیکن صرف دس سال میں اس میں اتنی توسیع ہوئی کہ ۱۱ ہجری میں پندرہ لاکھ کلو میٹر کے وسیع و عریض علاقے پر اس کا علم لہرا رہا تھا۔ پورا علاقہ امن و سلامتی کا گہوارہ تھا۔ سب کے جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ تھی۔ پورا معاشرہ منظّم تھا، باہمی اعتماد، اتحاد، تعاون اور رواداری کا دور دورہ تھا۔

حوالہ جات و کتب برائے مزید مطالعہ

- طبقات ابن سعد - (ابن سعد نے سب سے پہلے اس معاہدے کی تفصیلات قلمبند کیں)
- البدایہ والنہایہ - ابن کثیر
- عہد نبوی میں نظام حکمرانی - ڈاکٹر محمد حمید اللہ
- The Social Contract - معاہدہ عمرانی (اردو) - ژاں روسو
- میثاق مدینہ کا آئینی تجزیہ - ڈاکٹر طاہر القادری